

160166- عشرہ ذوالحجہ کی فضیلت میں "ایام عشر" کی بجائے "یالی عشر" کہنے کی حکمت

سوال

سوال: میرے ایک عزیز کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہوا کہ فرمان الہی: "ویالی عشر" میں کیا حکمت ہے؟ حالانکہ عشرہ ذوالحجہ کے فضائل صبح کے وقت یعنی دن کے اوقات میں ہیں رات میں نہیں ہے، اور میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ حکمت الہی ہی حرف آخر ہے۔

پسندیدہ جواب

فرمان باری تعالیٰ: ﴿وَالْفَجْرِ (1) وَيَالِ عَشْرِ (2)﴾۔

ترجمہ: قسم ہے فجر کے وقت کی [1] اور دس راتوں کی [الفجر: 1-2]

یہاں آیت میں مذکور "دس راتوں" سے کیا مراد ہے؟ اس بارے میں علمائے کرام کے ہاں مختلف اقوال ہیں:

1-۔ جمہور اہل علم اس بات کے قائل ہیں کہ اس سے مراد عشرہ ذوالحجہ ہے، بلکہ ابن جریر رحمہ اللہ نے اس بات پر اجماع نقل کیا، اور کہا ہے کہ: "اس سے مراد عشرہ ذوالحجہ کی دس راتیں مراد ہیں، کیونکہ تمام معتد مفسرین کا اس پر اجماع ہے" انتہی

تفسیر ابن جریر: (7/514)

اور ابن کثیر (4/535) رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"دس راتوں سے مراد عشرہ ذوالحجہ ہے، جیسے کہ ابن عباس، ابن زبیر، مجاہد، اور متعدد سلف اور خلف علمائے کرام سے منقول ہے"

یہاں آپ کا ذکر کردہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ "ایام" کے بارے میں "یالی" کے لفظ سے تعبیر کرنے میں کیا حکمت ہے؟

تو اس کا جواب مندرجہ ذیل انداز سے دیا جاسکتا ہے:

چونکہ عربی زبان بہت وسیع ہے، اس لئے یہاں پر "ایام" کہنے "یالی" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے، چنانچہ بسا اوقات عربی زبان میں "یالی" بول کر "ایام" مراد لیا جاسکتا ہے، اور صحابہ کرام و تابعین عظام عام طور پر "ایام" کہنے "یالی" کا لفظ ہی استعمال کرتے تھے، حتیٰ کہ روزے رکھنے کے بارے میں انکا ایک مقولہ مشہور تھا کہ "صمننا خمساً" [اس جملے میں "خمس" تمیز کی بنا پر منصوب ہے، اور عربی زبان میں "خمس" مذکور اس وقت بولا جائے گا جب اس کا معدود مؤنث ہو، یعنی اس جملے میں لفظ "ایام" کو معدود نہیں بنایا گیا، بلکہ لفظ "یالی" کو معدود بنایا گیا ہے، جو اس بات کی دلیل ہے کہ "ایام" کی جگہ "یالی" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ مترجم] اگرچہ روزہ دن میں رکھا جاتا ہے۔ واللہ اعلم

معتد علمائے کرام نے اس بارے میں صراحت بھی کی ہے جن میں ابن العربی "أحكام القرآن" (334/4) میں اور ابن رجب "لطائف المعارف" (470) میں، شامل ہیں۔

2- کچھ علمائے کرام اس بات کے قائل ہیں کہ ان دس راتوں سے مراد رمضان المبارک کا آخری عشرہ ہے، یہ قول بھی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، انکا کہنا ہے کہ اس سے مراد رمضان المبارک کا آخری عشرہ ہے، جس میں لیلة القدر ہے، اسی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

(لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ)

ترجمہ: لیلة القدر ہزار مہینے سے بھی افضل ہے۔ [القدر: 3]

ایسے ہی فرمان باری تعالیٰ ہے :

(إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ مُبَارَكٍ إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ [3] فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ)

ترجمہ: ہم نے [قرآن] کو بابرکت رات میں نازل کیا ہے، بلاشبہ ہم ہی ڈرانے والے ہیں [3] اس رات میں ہر حکمت بھرے فیصلے کو منتقل کیا جاتا ہے [الدخان: 3-4]

اسی موقف کو شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے، کیونکہ یہ موقف آیت کے ظاہری مفہوم سے مطابقت رکھتا ہے۔

دیکھیں: تفسیر 30 واں پارہ، از شیخ ابن عثیمین.